34751-کیا مسجد اقصی حرم شمار کیا جائے گا؟

سوال

کیا مسجد اقصی بھی مکہ اور مدینہ کی طرح حرم شمار ہوگی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

اول :

مسجد اقصی کو باقی مساجد پر فضیلت حاصل ہے ، لھذا مساجد میں سب سے افضل مسجد حرام ، پھر مسجد نبوی شریف اور پھر مسجد اقصی افضل ہے ۔

اور یہی وہ تین مساجد ہیں جن کی طرف عبادت کے لیے سفر کرنا مشروع ہے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تین مساجد مسجد حرام ، مسجد اقصی ، مسجد نبوی کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف زیارت کی نیت سے سفر نہ کیا جائے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1996) ۔

اور مسجد اقصی میں ایک نماز کا ثواب دو سو پچاس نمازوں کے برابر ہے :

ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ عیلہ وسلم کے پاس آپس میں یہ بحث کررہے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد افضل ہے یا کہ مسجد اقصی ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

(میری مسجد میں ایک نماز اس میں چار نمازیں ادا کرنے سے بہتر ہے ، اور نماز ادا کرنے کے لیے وہ اچھی جگہ ہے ، اور عنقریب ایک وقت ایسا آئے گا کہ آدمی کے گھوڑے کی رسی جتنی زمین کا ٹکڑا جہاں سے بیت المقدس دیکھا جائے ساری دنیا سے بہتر ہوگی) اسے حاکم نے روایت کیا ہے (509/4) اور اسے صحیح کہا اور امام ذھبی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ میں حدیث نمبر (2902) پر کلام کے آخر میں یہی کہا ہے ۔

حدیث میں موجود شطن فرسہ کا معنی گھوڑے کی رسی ہے ۔

اور مسجد نبوی میں ایک نماز ہزار نمازوں کے برابر ہے تو اس طرح مسجد اقصی میں دو سو پچاس نمازوں کے برابر ہوگی ۔

اور جو یہ حدیث مشہور ہے کہ مسجد اقصی میں ایک نماز کا ثواب پانچ سو نمازوں کا ہے ، یہ حدیث ضعیف ہے ۔ دیکھیں : تمام المنۃ للشیخ البانی رحمہ اللہ تعالی صفحہ نمبر (292) ۔

دوم :

حرم کے کچھ مخصوص احکام ہیں جو اللہ تعالی نے مشروع کیے ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں :

– حرم میں لڑائی و قتال حرام ہے ۔

– حدود حرم میں موجود حیوانات اور پرندوں کا شکار ممنوع ہے ، اور وہاں کی ان جڑی بوٹیوں اور درخت کو کاٹنا حرام ہے جو کسی نے کاشت نہیں کیں بلکہ اللہ کی جانب سے ہیں ۔

اور اللہ سبحانہ و تعالی نے اہل مکہ پر یہ انعام کیا ہے کہ مکہ کو ان کے لیے امن و سلامتی کی جگہ بنائی ہے ، وہاں پر لوگ اور چوپائے بھی امن میں رہتے ہیں اسی کے بارہ میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{کیا ہم نے انہیں امن وامان اور حرمت والے حرم میں جگہ نہیں دی ؟ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھچے چلے آتے ہیں جو ہمارے پاس بطور رزق کے ہیں لیکن ان میں سے اکثر جانتے ہی نہیں } القصص (57) ۔

اور ایک مقام پر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو باامن بنا دیا ہے ، حالانکہ ان کے ارد گرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں } العنکبوت (67) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر فرمان باری تعالی ہے :

{اور جو بھی اس میں داخل ہو جائے وہ امن میں ہو جاتا ہے } البقرۃ (97) ۔

اورامام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(یقینا ابراھیم علیہ السلام نے مکہ کوحرم قرار دیا اور میں مدینہ کوحرام کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ اس کی جڑی بوٹیاں نہیں کاٹی جائیں گی اوراس کا شکار بھی نہیں کیا جائے گا) صحیح مسلم حدیث نمبر (1362) ۔

حدیث میں وارد العضاہ کا معنی ہے کہ ہر وہ درخت جس میں کانٹے ہوں ، اورجب کانٹے والے درخت کے کاٹنے کی حرمت ہے توپھر بغیر کانٹے کے درخت کاٹنا بالاولی حرام ہونگے ۔

اورامام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اے اللہ یقینا ابراھیم علیہ السلام نے مکہ کوحرام کیا اوراسے حرم بنا دیا ، اورمیں نے مدینہ کوحرام کیا ہے ۔ ۔ ۔ یہ کہ اس میں خون نہیں بہایا جائے گا ، اورنہ ہی لڑائی کے لیے اسلحہ اٹھایا جائے گا ، اورچارے کے بغیر اس کا کوئی درخت نہیں کاٹا جائے گا ۔ ۔ ۔ الحدیث) صحیح مسلم حدیث نمبر (1374) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس میں چارہ کے لیے درختوں کے پتے حاصل کرنے کا جواز پایا جاتا ہے ، اوریہاں مراد بھی یہی ہے بخلاف اس کے کہ ٹہنیاں توڑی اورکاٹی جائيں ، کیونکہ یہ حرام ہے ۔ اھ

اورمسلمانوں کے متفقہ فیصلہ کے مطابق بیت المقدس اس معنی میں حرم نہیں ، اورلوگوں نے تواس وصف (یعنی حرم) کے اطلاق میں بہت وسعت اختیار کرلی ہے ، لھذا قدس حرم بن گیا !اورفلسطین میں مسجد ابراھیم خلیل حرم بن گئی ، بلکہ وہاں تویونیورسٹیاں بھی حرم بن گئيں اورانہیں یونیورسٹی حرم کہا جانے لگا ہے !!! ، حالانکہ زمین میں حرم مکہ اورحرم مدینہ کے علاوہ کوئی حرم نہیں ہے اورطائف میں ایک وادی جسکا نام (وج) ہے کے بارہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا یہ حرم ہے کہ نہیں ؟

شیخ الاسلام نے مجموع الفتاوی میں کہا ہے کہ :

بیت المقدس ایسی جگہ نہیں کہ جسے حرم کا نام دیا جائے اورنہ ہی الخلیل کی زمین اورنہ ہی اس کے علاوہ کوئی اور ٹکڑا حرم کہلاتا ہے صرف تین جگہیں ایسی ہیں جوحرم کہلاتی

ہیں :

ان میں سے ایک تو مسلمانوں کے اتفاق کے مطابق حرم ہے اور وہ حرم مکہ ہے جسے اللہ تعالی نے شرف ومرتبہ سے نوازا ہے ۔

دوم : جمہور علماء کرام کے ہاں حرم ہے اور وہ حرم نبوی (یعنی مدینۃ النبویہ) ہے یہ جمہور علماء کرام جن میں امام مالک ، امام شافعی ، امام احمد شامل ہیں کے ہاں حرم ہے ، اور اس کے بارہ میں صحیح احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ۔

سوم : وج یہ طائف میں ایک وادی کا نام ہے ، اور اس میں ایک حدیث بیان کی جاتی ہے جسے امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحاح میں نہیں ، امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں اس حدیث کے صحیح ہونے کے اعتقاد کی بنا پر یہ جگہ حرم شمار ہوتا ہے ، لیکن اکثر علماء کرام کے ہاں یہ حرم نہیں ہے ، کیونکہ حرم وہ ہے جس کے شکار اور جڑی بوٹیوں کو اللہ تعالی نے حرام کیا ہے ، اور ان تین جگہوں کے علاوہ کسی اور جگہ کے شکار اور جڑی بوٹیوں کو حرم نہیں کیا ہے اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی الکبری (27/14–15) ۔

واللہ اعلم .